صور بیداری

نتیجۂ فکر احمد اعظمی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی

برادران اسلام! جب تک کہ مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تعمیل کرتے رہے اور ارشادات عالیہ کے آگے سر تسلیم خم کرتے رہے تب تک تو ہمارا بھی ستارۂ اقبال برجِ آسمانی پر درخشاں رہا۔ تخت طاؤس ہمارے قدم چومتا رہا۔ تاج کنعانی و ایرانی ہمارے زیب سر رہا۔ غرضیکہ تمام بحر و بر دشت و جبل ہمارے رہے اور ہم خدا کے رہے تھے۔ کون سی جگہ تھی یاں سایہ نہ تھا ہمارا سے دونوں جہاں میں یارو آباد تھے تو ہم تھے + تعمیر دو جہاں کی بنیاد تھے تو ہم تھے۔ لیکن جب ہم نے احکام شریعت کو پس پشت ڈالدیا اور قرآنی تعلیم کو ترک کر دیا اور رسولخدا کی نافرمانیوں میں مشغول ہوگئے تو پھر اسی چاہ ضلالت میں جاگرے کہ جس کے اندر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نور ہدایت بنکر نکالا تھا یہی وجہ وہ مسلمان کہ جن کے سامنے ملائک بھی سربسجود تھے آج انھیں حیوانات بھی نظر استحقار سے دیکھتے ہیں وہ مسلمان جو غیروں کیلئے نور ہدایت تھے آج وہ خود گمراہ بن بیٹھے ہیں۔ وہ مسلمان جن کے آگے شاہ ہفت اقلیم بھی ہاتھ پھیلاتا تھا جو دولت و ثروت کو پائے استحقار سے ٹھکراتے تھے۔ آج وہ خود بندۂ زر بنے ہوئے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلك۔ دو پیسے پر بُت تو کیا بلکہ ایمان فروخت کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں وہ دربدر بھیک مانگتے پھرتے ہیں کوڑی کوڑی کے محتاج ہیں یہ تو ہماری دنیاوی رسوائیاں تھیں۔ اب ذرا عذاب خدا کا نظارہ کیجئے۔ کس طرح پر عام عذاب ہم پر صورت بدل بدل کر نازل ہو رہے ہیں۔ کبھی طاعون و ہیضہ کی صورت میں۔ کبھی قحط سالی کی صورت میں اور کبھی زلزلے کے روپ و رنگ میں نازل ہوکر بہار و کوئٹہ جیسے عظیم الشان شہر کو آن کی آن میں تباہ و برباد کر دیا

مسلمانوں، دنیا نے کروٹ بدلی۔ دور ماضی کے خوش گوار اور تسخیر کن مناظر، مرغوب و پسندیدہ فضائیں۔ فرحت بخش و جانفزا سانحے، دنیائے موجودہ کے شبہائے تاریک میں غائب ہوگئے، خصوصًا دنیائے اسلام کے درخشندہ اور منور ستارے۔ مغربی بادلوں کے کثیف اور گندے ٹکڑوں میں کچھ اس طرح گم ہوگئے کہ باد صرصر کے سریع و تند جھونکے اپنی پوری کوشش سے مقابلہ کرنے کے بعد بھی ان کو نمایاں نہ کرسکے۔ آہ! وہ فصل بہار، ایام مسرت، موسم گل، فضائے دلفریب کے سہانے اور نشاط آگیں مناظر کافور ہوگئے۔ لیکن ہم اپنی میٹھی نیند کی مدہوشی سے بیدار نہ ہوئے۔ موجوداتِ عالم نے اپنے پہلو بدل لئے مگر ہمارے نفوس کو جنبش تک نہ ہوئی، اے فرزندانِ توحید! اے اُمّ عالم کے زندہ دل اور ہونہار بیٹو۔ منچلے اور پرجوش نوجوانو، اپنے مادۂ تحسس کو حرکت دو۔ اور اس میں وہ جولانیت، وہ روح وہ طاقت، اور ان اثراتِ متوارثہ غیر متناہیہ کے بیش بہا جوہر پیدا کردو کہ وطن کی وہ امیدیں جو تمہاری ذات سے وابستہ ہیں پوری ہوجائیں اور دنیا تمہارے وزن میں ہلکی پڑجائے۔ وہ زمانہ کہ اقوام عالم کے عقلی گھوڑے میدان سیاسیات میں ہوا سے باتیں کرتے ہوں اور تم اپنی غفلت کی چادر میں لپٹے ہوئے کنارے پڑے رہو، افسوس اے فرزندان توحید افسوس، ذرا نظر اونچی کرکے ان قوموں کو دیکھو جو تمہاری پاسبانی کو اپنا فخر اور غلامی و سفل کو اعزاز اعلی سمجھتی تھیں آج وہ برسر اقتدار ہیں اور تمہیں نہایت ذلیل نگاہوں سے دیکھکر تمہارا مضحکہ اڑا رہی ہیں یہ انحطاط و تنزل محض اسلئے ہے کہ ہم مغربی تہذیب و تمدن کے دلدادہ ہوکر اپنے اسلاف کے نقش قدم سے

دورا وراں کے محترم اور بزرگ افعال سے بے خبر ہو گئے ہیں، اے چمنستان دین کی نوخیز اور نامی کلیو اے سبک اور نازک لچکتی ہوئی متحرک شاخو! ہوائے مخالف کے تباہ کن زد میں پڑ کر اپنے آپ کو برباد کر کے خود اپنی زندگی کے زوال کا باعث نہ بنجاؤ اے مختلف الالوان پھولو اپنی ہستیاں سواران آب کی طرح تباہ اور افراس مطر کی طرح ضائع نہ کرو۔ تمہاری خاموشیاں تمہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دینگی، دنیا و مافیہا سے غافل رہنے کا وقت نہیں ہے، استیقاظ کی کروٹیں بدلکر دنیا کو دکھلا دو کہ تم کون ہو کس کے فرزند ہو، کس رسول کی امت میں ہو، اے غیور اور پرسطوت قوم کے حریت پسند افراد سنبھلو دیکھو ساری دنیا انقلاب کے نئے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آرہی ہے لیکن ہم اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اکناف عالم کا بچہ بچہ تمہیں حقیر نگاہوں سے دیکھ رہا ہے، سرزمین وطن تمہیں نفرت وحقارت سے گھور گھور کر دیکھ رہی ہے۔ ہم وہ تھے کہ اپنی ٹھوکروں سے قیصر و کسریٰ جیسی عظیم الشان سلطنت کے تختے الٹ دیئے، آذر کے بت خانے زیر و زبر کر دیئے، ہمارے رعب و دبدبہ کی دھاک اقطار عالم کے ذرہ ذرہ پر بیٹھی ہوئی تھی آج وہی ہم ہیں کہ خس و خاشاک کے برابر بھی ہماری وقعت نہیں رہ گئی۔ اور ہم مردہ ترین و بدترین قوموں میں شمار کئے جاتے ہیں خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (زمین کے مالک میرے نیک بندے ہونگے) مگر فرمان خداوندی سے کنارہ کش ہو کر یاس وحرماں کے تباہ کن اثرات سے متاثر اور ماکان و مایکون سے بے خبر ہو کر قعر ذلت و خواری کے عمیق گوشہ میں نشیمن بنا کر جا بیٹھے ؎ کیا ہے مردہ تجھکو تیرے افعال رذالت نے + شرافت کا پھر اپنے خون میں دوران پیدا کر + نظر عبرت سے کر قوموں کے اسباب تنزل میں + ترقی کے لیے برعکس کچھ سامان پیدا کر +

گلشن امید کی نوخیز کلیوں نے تغیر و تبدل کے ملبوسات میں آراستہ ہو کر غیروں کی شمولیت میں اپنی نئی دنیا آباد کر رکھی ہے دنیاوی جاہ و اقتدار پر علی الاعلان ایمان فروخت کر رہے ہیں قرآن کی بتلائی ہوئی غیرت و استغنا کی اس محکم اطلاعات سے بیخبر ہیں اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا۔ کیا تم لوگ ان لوگوں کے پاس عزت حاصل کرنا چاہتے ہو (جان لو تمام عزتیں اللہ کے پاس ہیں)، اب میں اپنی توجہ ہندوستان کی ان مایۂ ناز نیک اور باعصمت ماں اور بہنوں کی طرف مبذول کرتا ہوں جن کے کنار شفقت مدارس، اور آغوش محبت مبدۂ علوم اور مرکز فنون ہوتے ہیں۔ اے دنیائے اسلام کی محترم خواتین خصوصًا ہندوستان کی نیک دل بہنو سنو! اپنے اندر وہ روح وہ جذبات صادقہ پیدا کرو جس سے مخدرات عربیہ کی ارواح کو سکون اور خوشی حاصل ہو۔ ناز آفریں سبک اور شیشہ صفت عربی خواتین اسلام جیسے بہادر اور شیر دل فرزند پیدا کرتی تھیں ویسے ہی تم بھی نڈر اور شیر دل و شجاع بچے پیدا کرو تاکہ وہ بھی خالدؓ جیسے جری، ابوعبیدہؓ جیسے بہادر، حمزہؓ و علیؓ جیسے طاقتور، اور عمرؓ و عمروؓ جیسے مدبر اور ہونہار فرزند ہوں، دیکھو تمہاری عربی متوفیہ بہنوں کی روحیں تمہاری اس پست ہمتی اور بے حسی سے بیقرار ہوتی ہوں گی، کتب سیرۃ و تاریخ کے محیر العقول واقعات کا مطالعہ کرو اور درس عبرت حاصل کرو، افسوس تمہارے اندر وہ ذوق کتب بینی و شوق مطالعہ نہیں اگر کاش اسلامی تاریخوں پر نظریں ڈالی ہوتیں تو تمہاری یہ بے حسی اور کاہلی برقی قوت کی طرح حرکت و شجاعت سے تبدیل ہو جاتی۔ اب بھی بیدار ہو اور دنیائے منقلب الاحوال کے بیش قیمت اوقات اور نادر مواقع سے مستفید ہو کر منصۂ شہود پر رونق افروز اور اقطار عالم پر محیط ہو جاؤ۔

فقط